© rasailojaraid.com

حافظ محمد ابراہیم فانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ

مفتی برخیاء کاکاخیلؒ

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا نڈر چھاپہ مار کمانڈر

نوشہرہ کے قریب قصبہ زیارت کاکا صاحب اپنی روحانی وجاہت علمی ثقاہت ادبی شکوہ اور اپنی سیاسی شہامت کی وجہ سے ملک بھر میں مشہور ہے۔ یہاں پر مشہور روحانی بزرگ حضرت شیخ رحمکار المعروف کاکا صاحب کا مزار ہے اس وجہ سے اس بستی کو زیارت کاکا صاحب کہتے ہیں۔ حضرت کاکا صاحب کی اولاد میا نگان کے عرف سے یاد کی جاتی ہے۔

اسی قوم کاکاخیل میں ہر دور میں ایسی باصلاحیت شخصیات افراد اور ہستیاں پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے اپنے عہد آفرین اور تاریخ ساز کارناموں سے تاریخ میں اپنا ایک الگ مقام پیدا کیا۔

تحریک ریشمی رومال کے سرکردہ مجاہد اور شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے دست راست اسیر مالٹا مولانا عزیز گل کا تعلق بھی اسی بستی اور قوم سے ہے۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع، مولانا میرا نجان، میاں اکبر شاہ، میاں حمید گل فخر قوم اور اسی طرح سینکڑوں کی تعداد میں ہستیاں ہیں۔ جنہوں نے تاریخ میں اپنا ایک امتیازی تشخص قائم رکھا۔ یہ تو وہ شخصیات ہیں جن کے نام سے تاریخ برصغیر سے دلچسپی رکھنے والا ہر طالب علم واقف ہے۔ لیکن عنوان بالا میں مذکور شخصیت جس کے تذکرہ سے اوراقِ تاریخ خالی ہیں۔ وہ ایک عظیم عالم دین نامور مفتی، جنگ آزادی کے مشہور مجاہد اور گوریلا کمانڈر تھے، آپ کی شخصیت گوناگوں صفات کی حامل تھی۔ وہ رزمگاہ جہاد کے سربکف سپاہی بھی تھے۔ اور خلوت کدہ تصوف کے واقف راز صوفی بھی جہاں وہ خانقاہِ احسان وسلوک میں تشنگانِ سلوک وتصوف کو بادۂ معرفت سے سرشار کرتے۔ تو دوسری طرف درسگاہ میں طالبان علم کو اپنے چشمۂ فیضان سے سیراب کرتے۔ درحقیقت وہ صاحب سیف وقلم ماہر فن سپہ گری جامع شریعت وطریقت واقفِ رموزِ سیاست اور ایک انقلابی راہنما تھے۔ جن کے کارہائے نمایاں اور قومی وملی علمی ودینی خدمات پر تاریخ نازاں رہے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلسلۂ نسب

سید بر خیا ولد سید یحییٰ ولد سید انبیاء ولد سید عبد الشکور ولد سید سیرالدین ولد سید قیاس الدین ولد حضرت شیخ ضیاء الدین ولد قطب الاقطاب حضرت شیخ کستیر گل المعروف شیخ رحمکار کاکا صاحب رحمہ اللہ۔

ولادت

معتبر روایات کے مطابق آپ ۱۲۲۹ھ میں قصبہ زیارت کاکا صاحب کے محلہ قاضی خیل میاگان میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے گھر پر حاصل کی۔ آپ کے والد صاحب اپنے دور کے مشہور عالم دین تھے۔ اور قصبہ زیارت کے عمومی مزاج کے مطابق دور دراز سے طالبان دین یہاں پر اپنی علمی تشنگی بجھاتے۔ ہر مسجد میں درس کے حلقے موجود ہوتے۔ چنانچہ آپ کے والد سید یحییٰ کے پاس طلبہ کی معتد بہ تعداد موجود ہوتی۔ اسی طرح آپ نے اپنے والد سے علوم کی تکمیل کی۔ تحصیل علم سے فارغ ہوکر آپ تصوف کی طرف متوجہ ہوئے۔ چونکہ آپ کے والد سلسلۂ نقشبندیہ کے ساتھ منسلک تھے۔ اس لیے انہوں نے آپ کے دست پر بیعت کی۔ مزید تعلیم کے لیے آپ نے مختلف مقامات کا سفر بھی اختیار کیا تھا۔ ۴۵ سال کی عمر میں آپ اپنے علاقے کے مفتی بن گئے۔ اور دور دراز سے لوگ آپ کے پاس اپنے مسائل کے حل کے لیے آتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کے بے شمار فتاویٰ کتابی شکل میں موجود ہیں اپنے گھر کے قریب آپ نے ایک مدرسہ بھی بنایا تھا جس میں آپ طلبہ کو درس دیا کرتے تھے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے روحانی فیض کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

عملی جہاد

یہ وہ دور تھا۔ کہ انگریز اور فرنگی سامراج کے خلاف لوگوں کے دلوں میں نفرت اور غلیظ و غضب کے جذبات موجزن تھے۔ چنانچہ انگریز کے ظلم و ستم اور غلامی کی ذلت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے جب برصغیر میں علماء حق نے علم جہاد بلند کیا۔ جس کی ابتداء شاملی کے میدان میں قطب الاقطاب سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحؒ کی قیادت میں ہوئی تھی۔ اور بانی دار العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اس کے سرکردہ جرنیلوں میں تھے۔ ان ہستیوں کی قیادت میں مسلمان مجاہدین انگریز فوج سے برسر پیکار رہے۔ رفتہ رفتہ جہاد کا یہ سلسلہ پورے برصغیر میں پھیلتا گیا۔ اسی دور میں حضرت مفتی بر خیاؒ نے بھی اپنے علاقے میں انگریز کے خلاف جہاد کا تاریخی فتویٰ جاری کیا اور خود بھی عملی جہاد میں شرکت کی تیاری شروع کی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے اپنے تلامذہ اور مریدین کی ایک حربی جماعت قائم کی۔ آپ کے چچازاد بھائی محمد شعیب عرف علیجاہ میاں جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت و ثروت سے نوازا تھا۔ اور انتہائی سخی تھے۔ آپ نے حضرت مفتی صاحبؒ کو اسلحہ وغیرہ خریدنے میں کافی مالی امداد دی۔ اکوڑہ خٹک سے جانب جنوب تقریباً ۲۰ کلومیٹر کے فاصلے پر بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان ایک جنگل ہے۔ جس کو انیکال کہا جاتا ہے مفتی صاحب نے اس کو اپنا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خفیہ جنگی مرکز بنالیا۔ آپ یہاں مجاہدین کو تربیت دیتے تھے جنگی سامان اور کھانے پینے کی اشیاء اسی مرکز میں جمع ہوتی تھی اپنے گروپ کو منظم کرنے کے بعد ضلع پشاور۔ اور صوبہ سرحد کے کئی دوسرے مقامات پر آپ کے مجاہدین انگریز کے خلاف چھاپہ مار کاروائیاں شروع کیں۔ تقریباً تین مہینے تک آپ کے جاں نثار رفقاء انگریزی فوج پر حملہ کرتے رہے۔ وہ حیران تھے کہ یہ نئی افتاد کہاں سے ہمارے سروں پر آپڑی۔ چنانچہ انھوں نے مفتی صاحب اور ان کے خفیہ اڈے اور جنگی مرکز کی تلاش شروع کی۔ مگر وہ باوجود سر توڑ کوشش کے کامیاب نہ ہوسکے۔

بدقسمتی سے جس طرح پورے برصغیر میں انگریز نے زر و لالچ کے بل بوتے پر ضمیر فروشوں اور غداران ملت و قوم کا ایک وسیع حلقہ تیار کیا تھا۔ جن کو انگریز نے اپنی خدمات ذمیمہ کے عوض بڑی بڑی جاگیروں اور خطابات سے نوازا تھا۔ ان زرخرید غلاموں کی نشاندہی پر انگریز کو مفتی صاحب کے خفیہ مرکز کا پتہ معلوم ہوا۔ ہوا یہ کہ مفتی صاحب کے مجاہدین نے ایک انگریز کرنل کو اغوا کیا اور اس کو خیر آباد کے راستے خفیہ مرکز اینگال پہنچا دیا اور اس کے عوض سے حکومت سے اپنے چند ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا، جن کو حکومت نے پھانسی کی سزا سنائی تھی۔ اور وہ ان کو کسی قیمت پر بھی رہائی دینے کو تیار نہ تھی۔ اسی دوران انگریز نے اپنا مجرب آزمودہ نسخہ آزمایا۔ اور علاقہ خٹک کے لوگوں کو جاگیروں اور بڑی بڑی رقوم کی پیشکش کی۔ اور آخر کار اسی علاقے کے ایک "میر جعفر" نے حکومت کو مفتی صاحب کے خفیہ مرکز کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ جس کی وجہ سے انگریز فوج نے مفتی صاحب کے مرکز اینگال پر ایک لشکر جو کہ بھاری اسلحہ سے مسلح تھا سے بھرپور حملہ کیا۔ مجاہدین اور انگریزی فوج کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔ لیکن کثرت تعداد دشمن اور بھاری اسلحہ کی وجہ سے مجاہدین کو شکست ہوئی اور بہت سے مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ جبکہ کئی مجاہدین گرفتار ہوکر انگریز اپنے ساتھ لے گئے۔ اسی دوران انہوں نے اپنے اغوا شدہ کرنل کو بھی رہا کرایا۔ حملے کے وقت مفتی صاحب مرکز میں موجود نہ تھے۔ جب آپ کو اس واقعے کا علم ہوا۔ تو انتہائی رنجیدہ ہوئے۔ چنانچہ آپ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ہزارہ چلے گئے۔ حکومت آپ کی گرفتاری کے لیے کوشش کر رہی تھی۔ اور انہوں نے آپ کے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کو تنگ کرنا شروع کیا، ان کے خاندان کو طرح طرح کی سزائیں دی گئیں۔ ان کی جائیداد بحق سرکار ضبط کرلی گئی اور بہت سے افراد پابند سلاسل کردیئے گئے۔

وفات

چونکہ حکومت آپ کو گرفتار کرنے کے درپے تھی اس لیے آپ نے اپنے علاقے سے کوچ کرکے ضلع ہزارہ کے ٹھنڈیانی نامی پہاڑ میں اپنا مستقر بنا دیا اور تا دم واپس وہاں مقیم رہے۔ تا آنکہ وعدہ آپہنچا اور مورخہ ۲۸/ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ میں آپ کی وفات کا واقعہ فاجعہ پیش آیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ میرے نام کی تعظیم کرے گی ؎
تاریخ کے اوراق میں تابندہ رہوں گا

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں ؎
تب خاک کے ذرّوں سے انسان نکلتے ہیں

دورانِ اقامتِ ہزارہ آپ کے ظاہری و باطنی علوم سے متاثر ہو کر ایک کثیر تعداد آپ کے حلقہ ارادت میں آگئی، اور بہت سے لوگ آپ کے مریدین بن گئے۔ اور آج تک ایبٹ آباد اور ہزارہ کے لوگ آپ کے خاندان کے افراد کو عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مفتی صاحب کے فوجی مرکز یعنی اینگال میں آج بھی چند شہیدوں کے مزارات ہیں۔ جنہوں نے خون جگر کا نذرانہ دے کر اس خطہ اور دھرتی کو انگریز کے چنگل سے آزاد کیا تھا۔ اور یہ انہی بابرکت نفوس کی قربانیوں کا ثمر ہے کہ ہم یہاں آزادی کی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آج یہ شاہین ہماری نگاہوں سے دور پہاڑوں کی چٹانوں میں محو استراحت ہیں۔ کیا ان کا ہم پر اتنا بھی حق نہیں۔ کہ ہم ان کی یاد میں آنسوؤں کے نذرانے پیش کریں۔ مگر ؎

صبا کیسی کہاں کے پھول ہاں آندھی جب آتی ہے
چڑھا جاتی ہے چادر گرد کی گور غریباں پر

اس کے علاوہ ایک مسجد اور مکان کے چند کھنڈرات موجود ہیں جو ہمیں مفتی صاحب اور ان کے سرکیف رفقاء و رجان نثار مجاہدین ساتھیوں کی یاد دلاتی ہے۔

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را ؎
گاہے گاہے بازخواں ایں قصۂ پارینہ را۔

کتب خانہ مفتی صاحب

مفتی صاحب کے پاس ایک بڑا کتب خانہ بھی تھا۔ جس میں زیادہ تر نسخے قلمی تھے۔ اب تو اس کی اکثر کتابیں حوادث زمانہ کی نذر ہو گئی ہیں۔ لیکن مولانا حکمت شاہ مرحوم جو کہ حضرت مفتی صاحب کی اولاد میں سے تھے۔ انہوں نے اس کتب خانہ کی حفاظت کی بساتھ ساتھ اس میں نئی کتابوں کا بھی اضافہ کیا جو آج تک موجود ہے کتب خانہ میں کتابوں کے ساتھ ساتھ مفتی صاحب کا لوٹا، پھوٹا اسلحہ بھی بطور یادگار محفوظ ہے۔

چند تصویر بتاں چند حسینوں کے خطوط ؎
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا (غالب)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

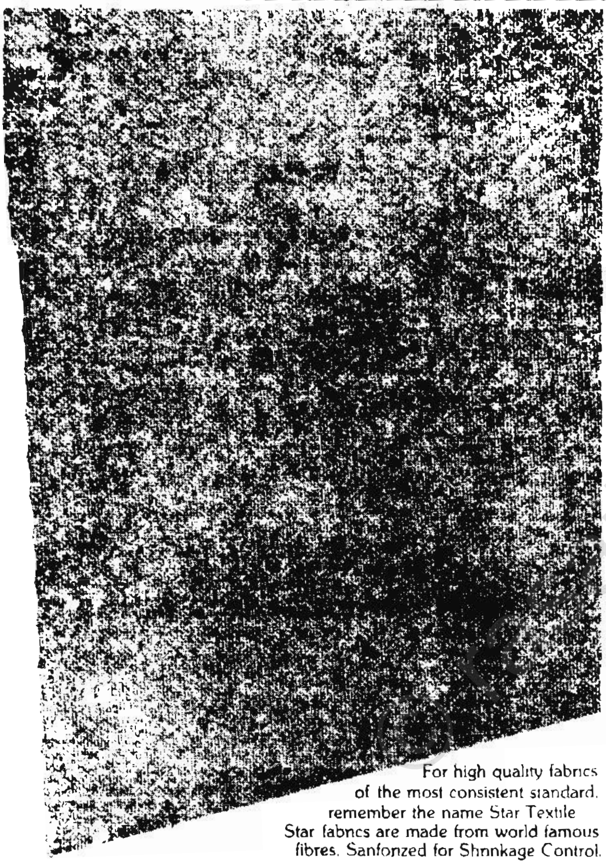

We've Developed Fabrics With Such Lasting Quality And Style That Theres Only One Word For It

Star

For high quality fabrics of the most consistent standard, remember the name Star Textile. Star fabrics are made from world famous fibres. Sanforized for Shrinkage Control.

For the most comfortable and attractive shirting and shalwar qameez suits, look for the colour of your choice in Star's magnificent Shangrila, Robin, Senator fabrics.

To make sure you get the genuine Star quality, look for the Star name printed on the selvedge along every alternate metre.

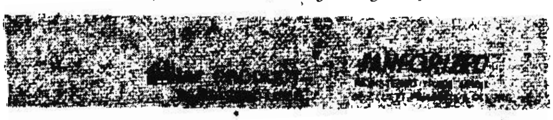

... the essence of style and total comfort!

Star Textile Mills Limited Karachi

P.O. BOX NO. 1400 Karachi 74000

rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com